حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

اسلام دین اعتدال

ISLAM AS A RELIGION OF MODERATION

Dr. Tahir Sadiq[1]

Dr. Souaad Muhammad Abbas[2]

Dr.Muhammad Farooq Azam[3]

ABSTRACT:

This article endeavours to present a brief inquiry of Islamic religious sources and examines whether the claim that Islam is extreme is true or false, especially in relation to the method of moderation applied in religious teachings, requirements and human relations and authenticates that it is a religion of litheness, goodness, ease, moderation and not radicalism. Moderation in religion means that one does not inflate and go beyond the limit set by Allah, and that one does not neglect it and fall short of the limit set by Allah. Moderation refers to being economical and sensible in the way we do things. Islam is a religion of balance and emboldens moderation in all phases of life. In fact, an observant look at our faith reveals that each command, suggestion, and recommendation of Islam, from worship to lifestyle, resonates with the human temperament and is guided by moderation. Thus through moderation of Islamic plurality, multiplicity, or diversity that has become a necessity can be utilized as universal energy to break down the problems of the modern time.

Key Words: *Endeavour, radicalism, Plurality, Diversity, Moderation*

دینِ اسلام اور انتہا پسندی:

اہلِ مغرب اسلام کے خلاف یہ بھی پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کا دین ہے اور یہ دوسروں کا وجود تسلیم نہیں کرتا۔ جبکہ اسلام تو دینِ اعتدال ہے اور ہر قسم کی "مذہبی انتہاء پسندی" یا" "غُلوفِی الدین"۔ سے سختی سے روکتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے جائزہ لیا جائے تو علم ہوتا ہے کہ اسلام کی پہلی ریاست ریاستِ مدینہ (pluralistic society) کی خوبصورت مثال تھی جس میں صرف مسلمان ہی آباد نہ تھے بلکہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد آباد تھے اور تمام افرادِ معاشرہ کو مسلمانوں کی طرح انسانی حقوق حاصل تھے۔ اسلام صرف دین کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کو اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں سے تعلقات میں بھی اعتدال پسندی کی تعلیمات دی گئی ہیں۔

اسلام دین اعتدال:

اسلام مذہبی رواداری اعتدال اور عدم تشدد کا حامل دنیا کا واحد دین ہے جس نے ہمیشہ نہ صرف یہود و نصاری کے ساتھ بلکہ مجوس و مشرکین کے ساتھ بھی رواداری کا سلوک کیا ہے۔ لیکن آج مغرب کے یہود و نصارىٰ اسلام پر بنیاد پرستی، تشدد اور انتہاء پسندی کے الزامات چسپاں کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن وحدیث میں ہر قسم کی" مذہبی انتہاء پسندی" یا" غُلوفِی الدین" سے سختی سے روکا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَآهَلَ الْكِتٰبِ لَاتَغْلُوْافِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ﴾[4]

---

[1] National University of Modern Languages, Islamabad

[2] Assistant Professor, Quran and Tafseer Studies, Faculty of Arabic and Islamic Studies,AIOU, Islamabad

[3] Research Scholar, NUML,, Islamabad

ترجمہ: (اے پیغمبر ﷺ) فرمادیجئے! اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو۔

ریاست مدینہ اور غیر مسلموں کیساتھ تعلقات:

اسلامی ریاست ایک " Pluralistic Society" تھی جس میں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ آباد تھے۔ اس میں مکہ و مدینہ کے مسلمان اور مدینہ کے یہود کے علاوہ فارسی (ایران) سے حضرت سلمان فارسی اور حبشہ سے حضرت بلال حبشی آباد تھے۔ اسی مذہبی معاہدے کے بارے میں ڈاکٹر حافظ محمد ثانی نے یوں تبصرہ کیا ہے:

"یہ معاہدہ مذہبی رواداری اور فراخدلی کی ایک مثال ہے جس پر دنیا فخر کر سکتی ہے۔ موجودہ دور کی اقوام متحدہ بھی فریقین میں اس سے بہتر اور رواداری پر مبنی معاہدہ نہیں کرا سکی"۔[5]

اسی تاریخ ساز معاہدہ کی بدولت غیر مسلموں اور مختلف افراد و اقوام کے حقوق و فرائض اور مذہبی آزادی اور اتحاد و یگانگت کا اصول وضع ہوا۔ چنانچہ یہود مدینہ اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو اتحاد و یگانگت پر مبنی اسی تاریخی معاہدے سے مندرجہ ذیل حقوق مراعات ہوئی:

ان یھود بنی عوف امۃ مع المومنین للیھود دینھم وللمسلمین دینھم موالیھم وانفسھم »[6]

ترجمہ: بنی عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ سیاسی وحدت تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہودیوں کو ان کا دین اور مسلمانوں کو ان کا دین۔

یہ معاہدہ آنحضور ﷺ کی سیاسی بصیرت اور مذہبی رواداری و فراخدلی کی روشن مثال ہے۔ نبی ﷺ نے ایک مثالی فلاحی ریاست قائم کی جس میں ہر فرد کو بلا تفریق مذہب و ملت، عقیدہ و عمل کے مکمل آزادی حاصل تھی۔ اسلام کی پہلی ریاست ایک (Pluralism) کا قابل تقلید نمونہ تھی اور اسلام (Pluralistic) سوسائٹی کا زبردست حامی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے پہلی اسلامی ملٹی نیشنل ریاست کے لئے ایسا اسلامی آئین وضع کیا کہ تمام قومیتوں اور مذاہب کے لوگ ایک سیاسی وحدت میں مکمل آزادی کے ساتھ رہتے تھے۔ جس ریاست اور قانون سازی کی آج کے جدید زمانہ میں اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اسلام نے اس کا عملی نمونہ آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے پیش کیا۔ جس کا اعتراف مغربی مستشرقین بھی کرتے ہیں۔ کیرن ارم اسٹرانگ نے معاہدہ کے بارے لکھا ہے:

"A treaty was drawn up which, by a stroke of good fortune, has been preserved in the early sources so we see the blue print of the first Islamic community."[7].

یعنی اسلامی ریاست کا یہ پہلا دستور Pluralism کا ایک خوبصورت نمونہ تھا۔

اسلام میں غیر مسلموں سے تعلقات کی اجازت اور اس کی حدود اور نوعیت:

اسلام کی تعلیمات کسی مخصوص، قوم، قبیلے یا علاقے کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ اسلام آفاقی تعلیمات کا حامل ہے اور اس کا خطاب تمام انسانیت کے لئے ہے۔

بعض افراد جو اسلامی تعلیمات کی روح سے واقف نہیں ہوتے۔ اپنے سطحی مطالعے کی بنیاد پر یہ دعوی کرتے ہیں کہ اسلام غیر مسلموں سے ہر قسم کے تعلقات قائم کرنے کے خلاف ہے۔ لیکن اگر اس سلسلے میں تمام اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھا جائے تو بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام تعلقات و مراسم سے منع نہیں کرتا بلکہ صورتحال کے مطابق اصول وضوابط قائم کرتا ہے۔ غیر مسلموں سے تعلقات قائم کرنے کے لیے چار چیزوں کو مد نظر رکھنا ہوگا۔ نوعیت کے اعتبار سے تعلقات کے لیے چار اصطلاحات ہیں »[8]

1) **(موالات**   **۲)مواسات**   **۳)مدارات ۴)معاملات**

---

4) سورۃ المائدہ:۵/۷۷

5) رسول اکرم اور رواداری، محمد ثانی ڈاکٹر، فضلی سنز، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص:۵۷

6) البدایہ والنھایہ، ۳/۲۲۴

7) Muhammad, a Biography of the prophet,ibid, p.155

8) السیرہ النبویۃ، ۲/۶۳۹

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

موالات:

قلبی دوستی کے ہیں یہ صرف مومنین کے ساتھ خاص ہے کافروں کسی حال میں بھی جائز نہیں کیونکہ اہم ملی رازوں میں اعتماد کرنا اور قلبی تعلقات بڑھانا شریعت محمدی ﷺ میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ۆ ۇ ۈ ۉ ۋ ۅ ۅ ې﴾[9]

ترجمہ: مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں مومنوں کے علاوہ۔

مواسات:

اس سے مراد ہمدردی، خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں۔ یہ صرف ان غیر مسلموں کے لیے جائز ہے جو مسلمانوں سے بر سرپیکار نہ ہوں اور نہ ہی مسلمانوں کے خلاف نظریاتی وجغرافیائی مزاحمت میں شامل اقوام کے حلیف ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ڃ چ ڇ ڇ ڇ ڇ ڇ ڇ﴾[10]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے (دوست بنانے) سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں لڑائی نہیں کرتے۔

اصول مدارات: اس کے معانی خوش اخلاقی اور مہمان نوازی کے ہیں۔ یہ سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ نبی ﷺ نے جتنے بھی غزوات لڑے اسی اصول کو پیش نظر رکھا۔ جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کا معاملہ ہو یا مزاحم قوتوں کے بہیمانہ رویے کا سابقہ۔ فتح مکہ رمضان ۸ ہجری کو اپنے بدترین دشمنوں کفار مکہ پر کامل اقتدار واختیار حاصل کر لیا تھا۔

معاملات:

تیسرا درجہ معاملات کا ہے ان سے تجارت کرنا یا اجرت وملازمت اور صنعت وحرفت کے معاملات کرنا یہ بھی تمام غیر مسلموں سے جائز ہے بجز اس حالت کے کہ ان معاملات سے تمام مسلمانوں کو نقصان کا اندیشہ ہو۔ آج جدید زمانے میں غیر مسلم خصوصاً اہل یورپ سائنس اور ٹیکنالوجی میں عصر حاضر کے مسلمانوں سے بہت آگے ہیں لہذا ان سے تعلیمی بنیادوں پر تعاون کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مثال غزوۂ بدر کے غیر مسلم پڑھے لکھے قیدیوں کو حضور اکرم ﷺ نے مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کی شرط پر آزادی کا پروانہ جاری کیا تھا۔ معاملات میں کاروبار اور تجارت میں غیر مسلموں سے لین دین کی مثالیں آنحضور ﷺ کی سیرت پاک سے بھی ملتی ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے:

« اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ »[11]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے طعام خرید اتھا اور اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھی تھی۔

تعلقات قائم کرنے سے ممانعت کے دلائل:

وہ غیر مسلم جو اسلام کے خلاف نظریاتی یا جغرافیائی سطح پر برسرپیکار ہیں اسلام ان کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ اس بارے میں قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر آیات موجود ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[12]

---

[9] سورۃ آل عمران: ۲۸/۳

[10] سورۃ الممتحنۃ: ۸/۶۰

[11] مسلم، رقم: ۱۲۰۲

[12] سورۃ آل عمران: ۲۸/۳

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

ترجمہ: مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور مدد گار نہ بنائیں۔

اس میں تعلقات کی قسم موالات سے منع کیا گیا ہے کہ مسلمان ان غیر مسلموں سے قلبی دوستی اختیار نہ کریں۔یعنی دوست بنانے میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر ترجیح نہ دیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘبَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾[13]

ترجمہ: اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہے۔یقینا اللہ ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم رکھتا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا﴾[14]

ترجمہ: اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائو، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو صاف حجت قائم کر لو؟۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ﴾[15]

ترجمہ: آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی حادثہ ہم پر آپڑے۔

اس آیت کریمہ میں منافقوں کی ایک علامت بتائی ہے کہ یہ لوگ اسلام کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن ذرا سے مشکل حالات میں کافروں کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کے بظاہر کمزور گروہ میں رہنے سے ان کے مال و جان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

سورۃ آل عمران میں یوں ارشاد ہے۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ﴾[16]

ترجمہ: اے لوگو، جو ایمان لائے ہو اپنی جماعت کے علاوہ کسی دوسرے کو راز دان نہ بناؤ۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں میں Personal معاملات میں غیر مسلموں کو راز دان بنانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے

امام رازیؒ کی رائے ہے:

« ان یتخذوا من الکفار والیھود واھل الاھواء دخلاء ولجاوایفاوضونھم فی الاراء الیھم امورھم »[17]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر مسلموں کی طرف میلان سے سختی سے ڈانٹا ہے کہ وہ کفار اور یہود اور خواہش پرستوں کو اپنی اراء او رمشوروں میں دخیل بنائیں اور اپنے امور ان کے سپرد کریں۔

غیر مسلموں سے تعاون واستعانت کے دلائل:

---

13) سورۃ المائدہ:5/۵۱

14) سورۃ النساء:۴/۱۴۴

15) سورۃ المائدہ:۵/۵۲

16) سورۃ آل عمران:۳/۱۱۸

17) تفسیر کبیر،۴/۱۷۸

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

غیر مسلموں سے ربط و تعلقات اور استعانت کو محض اس وجہ سے ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ اگر غیر مسلم مسلمانوں پر نہ زیادتی کریں، نہ ان کے حقوق پامال کریں اور نہ ہی دعوت دین اسلام میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا کریں تو ان سے تعاون و ربط رکھنا جائز ہے۔ یعنی ان سے تعلقات بالکلیہ منع نہیں بلکہ بعض وجوہ کی بنیاد پر منع ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ﭻ ﭼ ﭽ ﭾ ﭿ ﮀ ﮁ ﮂ ﮃ ﮄ ﮅ ﮆ ﮇ ﮈ ﮉ ﮊ﴾[18]

ترجمہ: تمہیں اللہ ان لوگوں سے احسان کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں نہیں لڑتے اور نہ انہوں نے تمہیں گھروں سے نکالا ہے تم ان پر احسان کرو ان سے انصاف کرو۔

﴿ﭬ ﭭ ﭮ ﭯ ﭰ ﭱ ﭲ ﭳ﴾[19]

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیں! اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آئو جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

یعنی اسلام بین المذاہب اتحاد و تعاون کا داعی دین ہے اس آیت کریمہ میں اہل کتاب یہود و نصاری کو اتفاق و اتحاد کی طرف بلایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ﴾[20]

ترجمہ: جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھائیں تم بھی وعدہ وفا کرو۔

﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾[21]

ترجمہ: اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ اور (اے نبی ﷺ) اللہ پر بھروسہ رکھو۔

تعاون، دوستی اور تعلقات میں اسلام باقی کفار و مشرکین کے مقابلے میں اہل کتاب کو ترجیح دیتا ہے اور اہل کتاب میں عیسائیوں کو یہودیوں پر ترجیح دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو نفسیات اور مافی الصدور جاننے والا ہے ارشاد فرمارہا ہے کہ اسلام کے سب سے قریب ترین گروہ نصاری ہے اور یہ باقی تمام مذاہب کے پیروں کے مقابلے میں اسلام دوست نظریات رکھتے ہیں۔

غیر مسلموں سے تعلقات میں فراخدلی:

اسلام غیر مسلموں سے معاشرتی اور سماجی تعلقات میں فراخدلانہ میل جول کا حامی ہے اور کسی قسم کے تعصب اور کراہت کو پسند نہیں کرتا۔ اہل کتاب کے کھانے کو مسلمانوں کے لیے حلال قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ﴾[22]

ترجمہ: اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حرام ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر علامہ ابو بکر جصاص ؒیوں فرماتے ہیں۔

« عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَسَنِ وَمُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَقَتَادَةَ وَالسُّدِّيِّ أَنَّهُ ذَبَائِحُهُمْ وَظَاهِرُهُ يَقْتَضِي ذَلِكَ »[23]

---

[18] سورۃ الممتحنہ: ۸/۶۰

[19] سورۃ آل عمران: 64/۳

[20] سورۃ التوبہ: ۷/۹

[21] سورۃ الانفال: ۶۱/۸

[22] سورۃ المائدہ: 5/۵

[23] احکام القرآن، ۲/۳۹۴

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

ترجمہ: ابن عباس: طعام سے مراد غیر مسلموں کا ذبیحا ہے اور ظاہر کلام سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

علامہ جصاصؒ نے اس آیت کریمہ کی سیرت کا حوالہ دے کر مزید وضاحت کی ہے:

« إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الْمَشْوِيَّةِ الَّتِي أَهْدَتْهَا إِلَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ وَلَمْ يَسْأَلْهَا عَنْ ذَبِيحَتِهَا أَهِيَ مِنْ ذَبِيحَةِ الْمُسْلِمِ أَمِ الْيَهُودِيِّ »[24]۔

ترجمہ: نبی ﷺ نے ایک یہودی کا ہدیہ کیا ہوا بکری کا گوشت جس میں زہر ملا دیا گیا تھا کھالیا اور اس سے یہ نہیں دریافت کیا کہ اس کو مسلمان نے ذبح کیا تھا یا یہودی نے۔

اجرت پر رکھنا:

علامہ ابن تیمیہ نے غیر مسلم کو اجرت پر رکھنے کے حق میں فتویٰ دیتے ہیں ہجرت مدینہ میں ایک غیر مسلم عبد اللہ بن اریقط جو ماہر راستہ شناس تھا اس کو سفر میں راہنمائی کے لیے منتخب کیا:

واذ كان اليهودی او النصرانی خبيراً بالطب جاذبه ان يستطيبه كما يجوزبه ان يودعه المال وان يعامله وقد استاجر رسول اللہؐ رجلا مشركاً لما هاجر وكان هاديا ماهراً بالهداية[25]۔

ترجمہ: اگر کوئی یہودی یا عیسائی فن طب میں درک رکھتا ہو تو یہ جائز ہے کہ اس سے معالجہ کرایا جائے اور اس سے معاملت کی جائے خود رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک شخص کو اجرت پر حاصل کیا جب ہجرت فرمائی تھی جو بڑا ماہر راہ شناس تھا۔

غیر مسلم والدین کی عزت و تکریم:

اسلام میں والدین کی عزت و تکریم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ کی عبادت کے بعد سب سے بڑی نیکی والدین سے حسن سلوک ہے۔ اسلام والدین کی اطاعت میں مسلم اور غیر مسلم والدین کی عزت و احترام میں فرق نہیں کرتا بلکہ ہر حال میں لازم قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾[26]۔

ترجمہ: اور اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ شرک کر جس کا تجھے علم نہیں ہے تو تو ان کی بات نہ ماننا اور ان کے ساتھ اچھائی کے ساتھ برتاؤ کرنا۔

غیر مسلم رشتہ داروں سے تعاون:

والدین کے بعد رشتہ داروں کا حق ہے اسلام نے جہاں مسلمان رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا ہے، وہیں غیر مسلم رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔ اس ضمن میں حضرت صفیہؓ کا عمل قابل حجت ہے:

« بَاعَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا لَهَا مِنْ مُعَاوِيَةَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَتْ لِذِي قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ: وَقَالَتْ لَهُ: « أَسْلِمْ، فَإِنَّكَ إِنْ أَسْلَمْتَ وَرِثْتَنِي »، فَأَبَى فَأَوْصَتْ لَهُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: بِثَلَاثِينَ أَلْفًا »[27]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت صفیہؓ نے اپنے مکان حضرت معاویہ کو ایک لاکھ میں فروخت کیا، انہوں نے اپنے ایک یہودی عزیز سے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میرے وارث بن جاؤ گے، اس نے انکار کر دیا، پھر انہوں نے اس کے لئے وصیت کی، جو بعض لوگوں کے مطابق تیس ہزار کی تھی۔

---

[24]) احکام القرآن، ص:۳۹۴

[25]) مختصر الفتاوی المصریہ، ابن تیمیہ، (م۷۲۸ھ)، مطبوعہ مصر، س.ن، ص:۵۱۶

[26]) سورۃ لقمان:۳۱/۱۵

[27]) المصنف، رقم: ۹۹۱۳، ج: ۳۳

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

غیر مسلم پڑوسی سے تعاون:

علامہ قرطبی نے علماء کا فتویٰ نقل کیا ہے:

« قال العلماء الاحادیث فی اکرام الجار جاءت مطلقة غیر مقیدة حتی الکافر »[28]

ترجمہ: علماء نے کہا ہے کہ پڑوسی کے اکرام واحترام میں جو احادیث آئی ہیں وہ مطلق ہیں اس میں کوئی قید نہیں ہے، کافر کی بھی قید نہیں۔

اسلام تفریق بین الرسل کا قائل نہیں ہے۔ بلکہ اتفاق واتحاد کی دعوت دیتا ہے۔ انبیاء کے متعلق ارشاد ہے۔

﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾[29]

ترجمہ: ہم فرق نہیں کرتے ان سب میں سے ایک میں بھی اور ہم اسی پروردگار کے فرمابردار ہیں۔

---

[28]) الجامع، الاحکام القرآن، ۱۸۴/۵

[29])سورۃ البقرہ: ۱۳۶/۲